www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

(۳) حِجْر: دو چیزوں کے درمیان ایسی روک جو ایک چیز کو دوسری چیز سے محفوظ اور بچائے رکھے۔

(۴) حَدّ: ایک ہی چیز کو آخری انتہا یا آخری کنارا جو اسے دوسری چیزوں سے ملنے سے روک دے۔ نیز دیکھیے "پردہ" اور "دیوار"

۸۔ آزاد

کے لیے حُرّ، مُحْصِن اور مُحْصَنَات اور سُدًی کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں

۱۔ حرّ: بمعنی آزاد (ضد عبد یعنی غلام) یعنی ایسا شخص جو کسی کا غلام نہ ہو۔ قرآن میں ہے:

اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی۔ (۲/۱۷۸) — آزاد کے بدلے آزاد مارا جائے، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت۔

۲۔ مُحْصِن: حَصَن کے معنی قلعہ یا پناہ گاہ کے ہیں اور ابن الفارس کے نزدیک اس میں تین باتیں پائی جاتی ہیں۔ حفاظت، احاطہ اور پناہ۔ اور احصان میں بھی بنیادی طور پر انہی باتوں کا تصور پایا جاتا ہے۔ احصان بھی دو قسم پر ہے ایک یہ کہ آزادی اور اس کا شرف غلامی کے مقابلے میں بذات خود ایک قلعہ کا کام دیتا ہے۔ دوسرے نکاح بھی فحاشی سے بچنے اور عفت وعصمت کو محفوظ رکھنے کے لیے قلعہ کا کام دیتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ ان دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ محصن یا محصنات اگر عفیف یا عفیفہ کے معنی میں ہو تو ص کو زبر اور زیر دونوں کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں اور اگر حریت کے بعد یہ لفظ آئے تو ص پر زبر ہی پڑھا جائے گا اور اس کا معنی صرف شادی شدہ ہو گا (مف) لونڈی اور غلام کے مقابلہ میں آزاد مرد اور عورت اپنی عصمت کی حفاظت کرنے میں بہت حد تک آزاد ہیں۔ ایک تو لونڈی غلام کو کام کاج کے لیے باہر جانا پڑتا ہے اور وہ معاشرہ میں کمتر درجہ رکھنے کے باعث فحاشی کے زیادہ مرتکب یا شکار ہو جاتے تھے۔ دوسرے اس وقت کا یہ دستور بھی تھا کہ مالک محض لالچ کی خاطر اپنی لونڈی سے پیشہ کرواتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس مکروہ کاروبار سے بشدت منع فرما دیا۔ ارشاد باری ہے:

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (۲۴/۳۳) — اور اپنی لونڈیوں کو اگر وہ پاکدامن رہنا چاہیں تو محض دنیوی فائدہ حاصل کرنے کے لیے بدکاری پر مجبور نہ کرو۔

نیز فرمایا:

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ (۴/۲۵) — اور جو شخص تم میں سے آزاد عورتوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھے تو مومن لونڈیوں ہی سے جو تمہارے قبضہ میں آ گئی ہوں نکاح کر لے۔

اس آیت میں محصنٰت کا لفظ آزاد اور کنواری عورتوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ شادی شدہ عورتوں کو اپنی عصمت کی حفاظت کے اور بھی زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ نکاح کے بعد شہوت کی تسکین اور مرد کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ بازو

کے لیے جَنَاح۔ عَضُد اور ذِرَاع کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں:

۱۔ جَنَاح بمعنی پرندے کا پَر یا بازو۔ تثنیہ جَنَاحَین۔ پھر کنایۃً کسی چیز کے دو پہلوؤں کو بھی جناحین کہہ دیتے ہیں۔ جَنَاحَا العَسکَر بمعنی شکر کے دونوں بازو یا جانب۔ اسی طرح انسان کے دونوں بازوؤں پر بھی اس لفظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ گویا جَنَاح کا لفظ دائیں یا بائیں جانب یا پہلو یا بازو سب جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اور بازو سے مراد کندھے سے لے کر انگلیوں کے آخر تک کا حصّہ ہے۔

ارشاد باری ہے:

وَاضْمُمْ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ (۲۸/۳۲) اور خوف سے بچنے کے لیے اپنے بازو کو اپنی طرف سکیڑ لو۔

۲۔ عَضُد: سے مراد کہنی سے لے کر کندھے تک کا حصّہ ہے (مف) اور عَضَدَ بمعنی میں نے اسے بازو پر مارا۔ نیز اس کے معنی میں نے اس کا بازو پکڑا اور سہارا دیا بھی ہیں۔ لہٰذا یہ لفظ ید کی طرح بطور استعارہ مددگار کے معنوں میں بھی آتا ہے (مف) ارشاد باری ہے:

وَمَا كُنتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَضُدًا (۱۸/۵۱) اور میں ایسا نہ تھا کہ گمراہ کرنے والوں کو مددگار بناتا۔

۳۔ ذِرَاع: بمعنی کہنی سے لے کر درمیانی انگلی کے آخر تک کا حصّہ اور اس کا ترجمہ عموماً "ہاتھ" ہی کر لیا جاتا ہے۔ (مف) ارشاد باری ہے:

وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ (۱۸/۱۸) اور اُن کا کتا چوکھٹ پر دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھا

پھر ذِرَاع سے مراد پیمائش میں اتنی لمبائی بھی لی جاتی ہے جتنی کہنی سے لے کر درمیانی انگلی کے آخر تک ہوتی ہے۔ اس لمبائی کو ہاتھ کہتے ہیں۔ چونکہ انسان کا قدو قامت مختلف ادوار میں مختلف رہا ہے۔ لہٰذا اس ماپ کی مقدار بھی مختلف رہی ہے۔ صاحب منجد نے ۵۰ سے ۷۰ سنٹی میٹر بتلائی ہے یعنی تقریباً ۲۰ انچ سے ۲۸ انچ تک۔ بعض مترجمین اس کا ترجمہ گز بھی کر دیتے ہیں۔ ارشاد باری ہے۔

ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ (۶۹/۳۲) پھر ایک زنجیر سے جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے اسے جکڑ دو۔

ماحصل: کندھے سے کہنی تک عَضُد، کہنی سے درمیانی انگلی کے آخری سرے تک ذِرَاع اور ان دونوں کا مجموعہ یعنی کندھے سے انگلی کے سرے تک جَنَاح ہے۔

۱۱۔ باغ

کے لیے جَنَّة۔ حَدَائِق اور رَوْضَة کے الفاظ آئے ہیں:

۱۔ جَنَّة: جَنَّ سے مشتق ہے جس کے معنی کسی چیز کو حواس سے پوشیدہ کرنا اور چھپانا ہیں۔ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان ایسا پردہ ہے جس سے ایک دوسرے کو دیکھنا اور پہنچنا ممنوع ہو۔ ارشادِ باری ہے:
وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ (۳۳/۵۳) اور جب پیغمبرؐ کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔

۸۔ عَوْرَة، العوار والعورة۔ بمعنی کپڑے یا مکان میں شگاف ہونا۔ رخنے پڑ جانا۔ قرآن میں ہے:
اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ وَّمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ (۳۳/۱۳) کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں۔ حالانکہ وُہ کھلے نہیں تھے۔
یعنی ان مکانوں میں کوئی شگاف یا رخنے نہیں پڑے تھے جن سے کوئی اندر گھس آتا۔
اور عَوْرَة بمعنی ہر وُہ چیز جس سے شرم (عار) محسوس ہو۔ اور کنایۃً انسان کے وُہ اعضا جنہیں شرم کی وجہ سے چھپایا جاتا ہے۔ مقاماتِ ستر۔ (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:
اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ (۲۴/۳۱) یا ایسے لڑکوں سے جو ابھی عورتوں کے پردہ کی چیزوں سے واقف نہ ہوں۔
اور عورت کو عورت اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس کے لیے چہرہ اور ہاتھوں کے سوا سارے جسم کو ڈھانپنا ضروری ہے۔ اور بے ستر رہنے کو باعثِ عار سمجھا جاتا ہے۔ گویا عورت کا معنی شگاف یا رخنہ بھی ہے۔ مقامِ ستر بھی اور اُن کو پردہ سے ڈھانپنا بھی۔ پھر یہ لفظ صرف پردہ کے معنوں میں بھی آیا ہے۔ قرآن میں ہے:
ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ (۲۴/۵۸) یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں۔

۹۔ سُرَادِق: یہ لفظ فارسی سے معرب ہے۔ بمعنی سراپردہ (مف) موٹے کپڑے کی دیواریں — قناتیں یا شامیانے یا ایسے خیمے جن پر چھت نہ ہو۔ واحد سَرْدَق) قرآن میں ہے:
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (۱۸/۲۹) ہم نے ظالموں کے لیے (دوزخ کی) آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کی قناتیں اس کو گھیر رہی ہوں گی۔

ماحصل: (۱) غِطَاء: کسی چیز کی ایک خالی طرف کو کثیف چیز سے ڈھانپ کر اُسے اوجھل کرنے والا۔
(۲) غِشَاوَة: کسی رقیق چیز کا پردہ جس سے وُہ کچھ نہ کچھ نظر بھی آئے۔ ظاہری اور معنوی دونوں طرح مستعمل ہے۔
(۳) غُلْف: کسی چیز کو ہر طرف سے ڈھانک دینے والی چیز۔
(۴) اَكْمَام: درختوں کے میووں کے اوپر کے پردے
(۵) اَكِنَّة: حفاظتی پردے اور جگہیں۔
(۶) سِتْرًا: جزوی طور پر حائل ہونے والے پردے۔ اس کا تعلق کسی دوسری چیز سے ہونا ضروری نہیں۔
(۷) حِجَاب: ایسا پردہ جس سے ایک چیز کا دُوسری کو دیکھنا یا اس تک پہنچنا ممنوع ہو۔
(۸) عَوْرَة: شگاف۔ مقاماتِ ستر اور ان کا پردہ۔
(۹) سُرَادِق: قناتیں۔ بغیر چھت کے موٹے کپڑے کے کھڑے کیے ہوئے پردے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ۔ (۴۶/۱۲) — اس بات پر ثابت قدم رہے انہیں نہ تو کچھ خوف ہوگا اور نہ وُہ غمناک ہوں گے۔

۳۔ اِصۡطَبِرۡ: صَابَرَ اور صَبَرَ بمعنی اپنے آپ کو تنگی یا مصیبت کے وقت ناجائز افعال سے روکنا۔ (مف) (ضد جزع) اور صَبَرَ بمعنی بہادری سے برداشت کرنا۔ اور صَبَرَ الدّابۃ بمعنی کسی جانور کو بغیر چارہ کے باندھے رکھنا۔ صابر بمعنی ایک دوسرے کو ثابت قدم رہنے اور صبر کرنے کی تلقین کرنا۔ (منجد) اور اصطبر بمعنی مصائب ومشکلات کے آگے سینہ سپر ہونے کی عادت بنا لینا۔ اسی پر مداومت کرنا۔ ڈٹ جانا۔ ارشادِ باری ہے:

وَأۡمُرۡ أَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا (۲۰/۱۳۲) — اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے۔ پھر اس پر ڈٹ جا۔

۴۔ رَابَطَ: ربط الفرس بمعنی گھوڑے کو حفاظت کے لیے کسی جگہ باندھنا۔ اور رباط وُہ مقام جہاں حفاظتی دستے متعین رہتے ہیں۔ چھاؤنی قلعہ اور رباط الجیش بمعنی فوج کا کسی جگہ پر متعین کرنا (مف) اور رابط الجیش دشمن کی سرحد کے پاس لشکر کا ہمیشہ پڑاؤ رکھنا اور رَابَطَ الۡاَمۡرَ بمعنی کسی امر پر ہمیشگی اختیار کرنا (منجد) گویا رَابَطَ کسی ایسے امر پر ہمیشگی اختیار کرنے کے لیے آئے گا۔ جس کا تعلق اس امر کی حفاظت اور مضبوطی سے ہو۔ ارشادِ باری ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اصۡبِرُوۡا وَصَابِرُوۡا وَرَابِطُوۡا (۳/۲۰۰) — اے اہل ایمان! کفار کے مقابلے میں صبر کرو، استقامت اختیار کرو اور (مورچوں میں) جمع رہو (جالندھری)

ماحصل: (۱) ثبت: کسی بات پر ثابت قدم رہنا۔

(۲) استقام: کسی درست بات پر چلنا اور ثابت قدم رہنا۔ اس پر مداومت کرنا۔

(۳) اصطبر: مصائب ومشکلات کے سامنے سینہ سپر ہونا اور اس کو عادت بنا لینا۔

(۴) رابط: کسی ایسے کام پر ثابت قدم رہنا جس کا استحکام اور حفاظت ضروری ہو۔

اور ثابت قدم رکھنا کے لیے ثَبَّتَ آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ (۱۱/۱۲۰) — (اے محمدؐ!) ہم رسولوں کے حالات سے سب کچھ بیان کیے دیتے ہیں تاکہ تمہارے دل کو ثابت قدم رکھیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماحصل: (۱) تصدّٰی: عارضی اور وقتی طور پر کسی چیز کے درپے ہونا۔

(۲) حفا: مسلسل طور پر درپے رہنا۔

۷۔ درخت اور پودے

کے لیے شَجَرَۃ، شَجَر، نَجْم، اَثْل، یَقْطِین، ضَرِیع، زَقُّوم کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ شجرۃ، شجر: شجرۃ بمعنی ایک درخت (ج شجر) بمعنی ہر وہ نباتات جس کا تنا ہو (مف) اس پر شجرۃ کا اطلاق ہو سکتا ہے خواہ یہ بلند چلا جائے یا زمین پر پھیل جائے۔ گویا شجرۃ کا لفظ عام ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اَفَرَءَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِــُٔوْنَ۔ (۵۶/۷۱-۷۲)

بھلا دیکھو تو کہ جو آگ تم درخت سے نکالتے ہو کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرنے والے ہیں؟

۲۔ نَجْم: بمعنی ستارہ بھی اور بے تنہ نباتات بھی ہے۔ یعنی جڑی بوٹیاں وغیرہ (مف) ارشادِ باری ہے:

وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ (۵۵/۶) اور بوٹیاں اور درخت لسے (اللہ کو) سجدہ کر رہے ہیں۔

۳۔ اَثْل: اَثَلَ زمین میں جڑ پکڑنا۔ اور اَثْل ہر وہ درخت ہے جس کی جڑ مضبوط ہو۔ عموماً اس کا اطلاق جھاؤ کے درخت پر ہوتا ہے (مف، منجد) ارشادِ باری ہے:

وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَیْهِمْ جَنَّتَیْنِ ذَوَاتَیْ اُکُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ (۳۴/۱۶)

اور ہم نے اُن کے دونوں باغوں کو دو اور باغوں میں تبدیل کر دیا جن کے میوے بدمزہ تھے اور جن میں کچھ تو جھاؤ تھا اور تھوڑی سی بیریاں۔

۴۔ یَقْطِین: بمعنی ہر وہ درخت جس کا پورا (پنڈلی۔ ساق) نہ ہو (مف) اس کا اطلاق عموماً بیلدار پودوں اور بالخصوص پیٹھہ کدو کی بیل پر ہوتا ہے (م۔ ق) ارشادِ باری ہے:

وَاَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ شَجَرَۃً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ (۳۷/۱۴۶) اور ہم نے ان (یونسؑ) پر کدو کا درخت اگا دیا۔

۵۔ ضَرِیع: بمعنی خاردار جھاڑ یا کانٹے والی جھاڑی (مف) ارشادِ باری ہے:

لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ (۸۸/۶) اور خاردار جھاڑ کے سوا ان کا کوئی کھانا نہ ہوگا۔

۶۔ زَقُّوم: بمعنی تھوہر کا درخت جس کے پتے چوڑے، موٹے اور کانٹے دار ہوتے ہیں۔ اور ذائقہ میں نہایت کڑوا ہوتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ۔ (۴۴/۴۳-۴۴) بلاشبہ تھوہر کا درخت گنہگار کا کھانا ہے۔

ماحصل: (۱) شجرۃ: عام ہے۔ ہر طرح کی نباتات پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ جو تنہ دار ہو۔

(۲) نجم: بے تنہ نباتات۔ جڑی بوٹیاں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ سب ۔ سارے

کے لیے کُلّ[1]، کَافَّۃ[2] اور اَجْمَعُوْنَ[3] کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ کُلّ: بمعنی سب ۔ سارے (ضد جزء) اس کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب کُل کئی ایک اکائیوں کا مجموعہ ہو۔ پھر اس لفظ کا استعمال ہر جزء کے لیے بھی ہوتا ہے اور اس کا معنی ہوتا ہے، ہر ایک ۔ ہر کوئی، ہر شخص ۔ ہر چیز ۔ جیسے فرمایا:

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ (۱۷/۸۴) — آپ کہہ دیجئے کہ ہر شخص اپنے ڈھب پر عمل کرتا ہے

اور اکائیوں کے اس مجموعہ پر بھی جیسے اس کا معنی ہوگا سب ۔ سارے ۔ جیسے فرمایا:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۗءَ كُلَّهَا (۲/۳۱) — اور اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو سب چیزوں کے نام سکھلا دیے

۲۔ کَافَّۃ: الکفاف کسی چیز کے پورے گھیر کو کہتے ہیں ۔ کَافّ اسم فاعل اور کَافَّۃ اس سے مؤنث ہے (مف) اس کا استعمال بھی دو طرح پر ہے۔

(۱) جب کُل بہت سی اکائیوں کا مجموعہ ہو تو یہ اس سارے مجموعہ کے لیے آئے گا اور اس لحاظ سے یہ کُلّ سے ابلغ ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَاۗفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (۳۴/۲۸) — اور (اے محمدؐ) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(۲) جب کل ایک ہی اکائی ہو تو اس کے کل اجزاء کو احاطہ کرنے کے لیے آتا ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ کامل سے ابلغ ہے (مف) ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَاۗفَّةً (۲/۲۰۸) — اے ایمان والو! دین میں پورے پورے طور پر داخل ہو جاؤ۔

اس آیت میں کَافَّۃ کا لفظ اپنے دونوں معنی دے رہا ہے ۔ یعنی سارے کے سارے بھی اور پورے کے پورے بھی۔

۳۔ اَجْمَعُوْنَ: جمع بمعنی اکٹھا کرنا۔ اور اَجْمَعَ بمعنی سب کا مل کر کوئی کام کرنا ۔ اور اَجْمَعَ عَلَى الْاَمْرِ بمعنی کسی معاملہ پر سب کا متفق ہو جانا ۔ جیسے فرمایا:

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ (۱۲/۱۵) — پھر جب برادرانِ یوسف، یوسف کو لے گئے اور اس بات پر اتفاق کر لیا کہ اسے کسی گہرے کنوئیں میں ڈال دیں

اور اَجْمَعُوْنَ بمعنی سب کا مل کر یا ایک ساتھ ایک ہی وقت میں اکٹھے ہو کر کوئی کام کرنا ہے ارشادِ باری ہے:

فَسَجَدَ الْمَلٰۗىِٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (۱۵/۳۰) — تو سب فرشتوں نے ایک ساتھ مل کر آدمؑ کو سجدہ کیا

ماحصل: (۱) کُلّ: بمعنی ہر ایک بھی اور سب بھی۔ (۲) کَافَّۃ: بمعنی پورے کا پورا بھی اور سارے کے سارے بھی ۔ یہ کُلّ سے بھی ابلغ ہے اور کامل سے بھی۔ (۳) اَجْمَعُوْنَ: بمعنی سب اکٹھے ہو کر، مل کر، ایک ساتھ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ قَرَّ: بمعنی کسی جگہ جم کر ٹھہر جانا۔ اور قَرَّ کے معنی ٹھنڈا ہونا بھی ہے۔ اور ان دونوں معنوں کا آپس میں تعلق یہ ہے کہ سردی یا ٹھنڈک بھی سکون چاہتی ہے جیسا کہ اس کے برعکس حرارت حرکت چاہتی ہے (مف) ارشاد باری ہے:

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى (۳۳/۳۳) — اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو اور سابقہ دورِ جاہلیت کی طرح اظہارِ زینت و آرائش نہ کرتی پھرو۔

۲۔ اِسْتَوٰى عَلٰى، کے معنی کسی چیز پر سوار ہونا پھر اس کے بعد جم کر بیٹھ جانا ہے (دیکھیے سوار ہونا) اور قَرَّ اور اِسْتَوٰى عَلٰى کا بنیادی فرق یہ ہے کہ اِسْتَوٰى عَلٰى ایک حالت سے دوسری حالت میں قرار پکڑنے کے لیے آتا ہے۔ جیسے فرمایا:

وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ (۴۴/۱۱) — یعنی کشتی نوحؑ جو سیلاب کے پانی میں تیر رہی بالآخر جودی پہاڑ پر ٹک گئی۔

نیز فرمایا:

فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ (۲۸/۲۳) — (اے نوح!) جب تم اور تمہارے ساتھی کشتی میں بیٹھ چکو۔

اسی طرح تیسرے مقام پر ہے:

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ (۵۴/۷) — پھر قرار پکڑا عرش پر۔

ماحصل: (۱) قَرَّ: سابقہ صورت پر قرار پکڑنے کے لیے اور (۲) اِسْتَوٰى عَلٰى: پہلی صورت سے دوسری صورت میں جا کر قرار پکڑنے کے لیے آتا ہے۔

۹۔ قرآن کے مختلف نام

کے لیے قُرْاٰن[۱]، فُرْقَان[۲]، ذِكْر اور تَذْكِرَة[۳]، كِتَابٌ[۴] مُّبِيْنٌ اور حَدِيْث[۵] کے الفاظ آئے ہیں۔ جو اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہیں۔

۱۔ قُرْاٰن: قَرَءَ بمعنی پڑھنا سے اسم مبالغہ یعنی بار بار، کثرت سے اور ہمیشہ پڑھی جانے والی کتاب ارشاد باری ہے:

قٓ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ (۱/۵۰) — ق قسم ہے بڑی شان والے قرآن کی۔

۲۔ فُرْقَان: فَرَقَ بمعنی الگ کرنا، علیحدہ کرنا سے اسم مبالغہ ہے۔ یعنی ایسی کتاب جو حق و باطل کے ایک ایک پہلو میں تفریق و تمیز کر دے۔ ارشاد باری ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ (۱/۲۵) — بہت بابرکت ذات ہے وہ جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا:

۳۔ ذِكْر اور تَذْكِرَة: ذِكْر کی ضد نَسِيَ ہے۔ ذَكَرَ بمعنی یاد کرنا اور یاد آنا جو بھولنا کے خلاف ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں ہے:

يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَآءَهُمْ (۲۸/۴) فرعون بنی اسرائیل کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا۔

۶۔ رَجْم: کا معنی دُور سے پتھر وغیرہ پھینکنا یا پتھر پھینک کر اسے مار دینا ہے۔ اور رجم حدود اللہ میں سے ایک حد ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ شادی شدہ زانی مرد یا عورت کو دُور سے پتھر پھینک کر اور مار مار کر اسے ہلاک کر دیا جائے۔ سنگسار کرنا۔ قرآن میں ہے:

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ (۱۹/۴۶) (آذر نے ابراہیم سے کہا) اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔

۷۔ اِنْخَنَقَ: خَنَقَ بمعنی گلا گھونٹنا اور خِنَاق اس رسی کو کہتے ہیں جس سے گلا گھونٹا جائے اور خُنَّاق وہ بیماری ہے جس میں گلا گھٹ جاتا اور سانس لینا دشوار ہو جاتا ہے (منجد) اور خَنَقَ بمعنی سخت گلا گھونٹنا یہاں تک کہ وہ مر جائے (م۔ق) مُنْخَنِقُ بمعنی وہ جانور جو گلا گھٹ جانے کی وجہ سے مر جائے۔

قرآن میں ہے:

وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ۔ (۵/۴) اور جو جانور گلا گھٹ کر مر جائے اور جو چوٹ لگ کر مر جائے (یہ سب حرام ہیں)۔

۸۔ تَوَفّٰی: وَفٰی کا لفظ کسی چیز کے اتمام اور کمال پر دلالت کرتا ہے (م۔ل) اور تَوَفّٰی کے معنی ہیں زندگی کی میعاد پوری ہونے پر رُوح کو بدن سے نکال لینا، اٹھا لینا، اور یہ کام اللہ کا ہے یا اس کے مامور فرشتوں کا لہٰذا اس معنی میں اس کی نسبت انسان یا کسی دوسرے جاندار کی طرف نہیں ہو سکتی۔ قرآن میں ہے:

تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ (۱۲/۱۰۰) (اے اللہ!) مجھے اس حال میں وفات دے کہ میں مسلمان ہوں اور (آخرت میں) مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل کر۔

۹۔ شَهَادَت: شَهِدَ بمعنی گواہی دینا۔ خواہ یہ شہادت علمی ہو یا قلبی طرزِ عمل سے ہو اور شَاهِدٌ و شَهِيْدٌ دونوں گواہ کے معنوں میں آتے ہیں۔ اور شَهِيْد کا لفظ راہِ خدا میں اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر جان دینے والے کو بھی کہتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے شہادت بمعنی راہ خدا میں جان دینا ہے کیونکہ عقیدۂ آخرت اور جزا و سزا پر اتنا پختہ یقین ہوتا ہے کہ وہ اپنی جان دے کر اس کی شہادت پیش کرتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (۴/۶۹) تو یہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ۔

ماحصل: (۱) مَاتَ: رُوح کا تن سے جدا ہونا۔ عام ہے۔

(۲) قَتَلَ: کسی جاندار کا غالب آ کر دوسرے جاندار کو مار دینا۔ قَتَّلَ: بُری طرح سے مار ڈالنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہ

۱۔ ہاتھ

کے لیے یَدٌ۔ یَمِین۔ شِمَال اور ذِرَاعٌ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ یَد، بمعنی ہاتھ۔ یہ لفظ دراصل یدی ہے۔ ناقص واوی کی وجہ سے ی گر گئی ہے۔ اس کا تثنیہ یَدَان اور یَدَیْن اور جمع اَیْدِی ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ (۲/۷۹)
ان پر افسوس ہے اس لیے کہ (بے اصل باتیں) اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں۔ اور ان پر افسوس ہے اس لیے کہ ایسے کام کرتے ہیں۔

اور ہاتھ چونکہ تمام اعضائے انسانی میں قوت اور کام کرنے کے لحاظ سے اشرف و افضل ہے لہٰذا ید کا لفظ قوت، قبضہ اور ملکیت کے معنی میں بھی آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِىْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ (۲/۲۳۷)
ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں۔

اور بین یدی اور بین ایدی بطور محاورہ پہلے اور سامنے یا موجودہ کے معنوں میں آتا ہے۔

ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَىْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً (۵۸/۱۲)
اے ایمان والو! جب پیغمبر سے کوئی راز کی بات کہنا اور مشورہ کرنا ہو تو بات کہنے سے پہلے کچھ خیرات دے دیا کرو۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا (۳۶/۹)
اور ہم نے ان کے سامنے بھی دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے بھی۔

نیز فرمایا:

فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ. فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا (۲/۶۶)
اور ہم نے اُن سے کہا کہ ذلیل و خوار بندر بن جاؤ۔ پھر ہم نے اس قصے کو اس وقت کے (موجود) لوگوں کے لیے اور بعد میں آنے والوں کے لیے (باعث) عبرت بنا دیا۔

۲۔ یَمِیْن: (ج اَیْمَان) بمعنی دایاں ہاتھ بھی ہے۔ جیسے فرمایا:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ چند مشہور الفاظ اور اُن کی ضد

لفظ اور معنی	ضد
ا	
ابد زمانے کی انتہاء	ازل
اثم گناہ اور گناہ کی طرف میلان	برّ
قلب اثیم	قلب سلیم
آخِر پچھلے	اول سابق
آخر دوسرے	اوّل
آخر پیچھے ڈالنا۔ کرنا	قدّم
اِستاخر پیچھے رہنا	استقدم
ارض زمین پستی	سماء
(اصل) اصیل پچھلا پہر شام	بکرۃ
اَلّف متفرق اجزاء کو اکٹھا کرنا	شَتّت
اَمَرَ حکم دینا	نَہٰی
اٰمَنَ ایمان لانا	کَفَرَ
اَمْن	خَوف
امانت	خیانت
اُنثٰی مادہ (مؤنث)	ذکر
اِنس (نظر آنے والی مخلوق)	جنّ
" (مانوس کے معنوں میں)	وحش
اوّل پہلا	آخر، آخر
ب	
بِئْسَ بُرا	نِعْمَ
بَاْسَاء	سَرّاء
بَدَا } ظاہر ہونا	غاب خفی
بَدْو دیہات	حضر
برّ خشکی	بحر
بَرِزَ کھلے میدان میں سامنے آنا	بَرِحَ
اَبرَمَ مضبوط بنانا	نقض
بَسَطَ کھولنا اور پھیلانا	قدر، قبض
بشر انسان	مَلَک
بشیر خوشخبری دینے والا	نذیر
بُغض چھپی دشمنی	حُبّ
بَطَلَ برباد ہونا	حَقّ
باطل ناحق۔ غلط	حَقّ
بطن پوشیدہ ہونا	ظَہَرَ
باطن پوشیدہ	ظاہر
بعد پیچھے	قبل
بَعُدَ دُور ہونا	قَرُبَ
بعید دور	قریب
بعض ٹکڑا۔ کچھ	کل
بقی باقی رہنا	فنی۔ نفد
بِکر کنوارہ۔ کنواری	ثَیِّب
بیضاء سفید رنگ کا	سوداء
اَبیَض	اَسْوَد
ت	
تحت نیچے	فوق
ث	
ثبت برقرار رہنا	زال، زلّ، زلق
اَثبَتَ برقرار رکھنا	محا، محو
ثَقُلَ بھاری ہونا	خَفَّ
ثقیل بوجھل	خفیف
ثواب اچھا بدلہ	عذاب
ج	
جبر غلبہ اور اصلاح	قدس
جدید نیا	قدیم
جَزَعَ بے قرار ہونا	صَبَرَ
جزء حصہ، ٹکڑا	کل
جَلَسَ بیٹھنا	قَامَ
جلو۔ جلی کسی روشن چیز کا ظاہر ہونا	خفی
جَمَعَ اکٹھا کرنا	فَرَّقَ
تجمّع اکٹھا ہونا	تفرّق
اِجتماع۔ اکٹھ	اِنتشار
اِجماع۔ اتفاق رائے ہونا	اِختلاف
جِنّ (پوشیدہ مخلوق)	اِنس
جَنَفَ ایک طرف مائل ہونا	حَنَفَ
(جوع) جاع بھوکا ہونا	شبع
(جوف) مجوف درمیان سے خالی	محدّب
جَہَرَ بول کر ظاہر کرنا	اَسَرَّ
جَہِلَ نہ جاننا	عَلِمَ
جاہل نادان	عالم
مجہول مجہول	معروف
ح	
حَبَّ پسند کرنا	کَرِہَ
حُبّ۔ محبّۃ	بغض
حدب (محدّب) درمیان سے ابھرا ہوا	مجوف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ